مَرکزُ الِاقتصادِ الِاسلامی
Islamic Economics Centre
دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

کرائے میں رقم اور مزید کوئی چیز لینے کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-671 تاریخ:30-07-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں اپنی دکان ایک نانبائی (روٹی بنانے والے) کو کرائے پر دے رہا ہوں اس طور پر کہ اس کا جو کرایہ لوں گا وہ دو حصوں پر مشتمل ہو گا:

(1)ماہانہ بیس ہزار روپے نقد

(2)روزانہ متعین قسم کی چھ روٹیاں۔

کیا اس طرح کرایہ اور اجرت مقرر کرنا شرعی اعتبار سے درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں! پوچھے گئے طریقہ کار کے مطابق اجرت مقرر کرنا درست ہے کیونکہ اجرت کا معلوم اور متعین ہونا ضروری ہے اور چونکہ فریقین نے باہمی رضامندی سے اس دکان کی اجرت کو دو حصوں میں مقرر کیا ہے، ایک حصہ ماہانہ بیس ہزار روپے نقد اور دوسرا روزانہ متعین قسم کی چھ روٹیاں، اور اس طرح اجرت مقرر کرنا بھی اجرت کے معلوم اور متعین ہونے کی ہی ایک صورت ہے لہٰذا یہ طریقہ درست ہے۔

عقدِ اجارہ میں روٹیوں کو اجرت کے طور پر مقرر کیا جاسکتا ہے کیونکہ روٹی عددی متقارب اشیاء **(یعنی ایسی عددی اشیاء جن کے افراد میں زیادہ فرق نہ ہو)** میں سے ہے اور عددی متقارب اشیاء کو بطور اجرت مقرر کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ان کی صفت اور مقدار متعین ہو، اور چونکہ یہاں ان روٹیوں کی مقدار اور صفت متعین ہے کہ روزانہ متعین قسم کی چھ روٹیاں طے ہوئی ہیں، لہٰذا انہیں اجرت مقرر کرنا، درست ہے۔

عقدِ اجارہ میں پیسوں کے ساتھ کسی چیز کو بھی اجرت مقرر کیا جاسکتا ہے، چنانچہ گندم پسوانے کی اجرت میں دراہم اور گندم کا آٹا، دونوں مقرر کرنے کی جوازی صورت بیان کرتے ہوئے المبسوط للسرخسی میں ہے:

”واذا اسلم الرجل حنطة الى طحان ليطحنها ۔۔۔ان شرط مع الدرهم ربع قفيز دقيق جيد ولم يقل منها كان جائزا، لا ن الدقيق مكيل معلوم يصلح ان يكون ثمنا في البيع فيصلح ان يكون اجرة ايضا“یعنی: جب کسی شخص نے چکی والے کو گندم دی تاکہ اسے پیس دے، اور اس شخص نے (اِس پسوائی کی اجرت میں) درہم کے ساتھ ایک چوتھائی قفیز عمدہ آٹا دینے کی شرط رکھی، تو اگر اس گندم میں سے دینے کا نہ کہا ہو تو یہ صورت جائز ہے کیونکہ آٹا ایک ماپی جانے والی معلوم چیز ہے، جو بیع میں ثمن بن سکتی ہے، لہٰذا وہ اجرت بھی بن سکتی ہے۔

(مبسوط للسرخسی، جلد 15، صفحہ 89، دار المعرفۃ بیروت، ملتقطا)

مذکورہ صورت کے حوالے سے رد المحتار میں ہے: ”قال الرملی و به علم بالاولی جواز ما یفعل فی دیارنا من اخذ الاجرة من الحنطة والدراهم معا، ولا شک فی جوازه“یعنی: امام رملی رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی سے بطریق اولیٰ اس فعل کے جواز کا علم ہوتا ہے جو ہمارے علاقوں میں کیا جاتا ہے کہ اُجرت گندم اور دراہم دونوں سے لی جاتی ہے، اور اس کے جواز میں کوئی شک نہیں۔

(رد المحتار مع در مختار، جلد 9، صفحہ 97، دار المعرفۃ بیروت)

اجارے میں اجرت کا معلوم ہونا ضروری ہے، چنانچہ در مختار میں ہے: ”شرطها: كون الأجرة، والمنفعة معلومتين؛ لأن جهالتهما تفضي إلى المنازعة“یعنی: اجارے کی شرط ہے کہ اجرت اور منفعت دونوں معلوم ہوں، کیونکہ ان کی جہالت جھگڑے کی طرف لے جاتی ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد 9، صفحہ 9، دار المعرفۃ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اجارے کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اجرت کا معلوم ہونا۔ منفعت کا معلوم ہونا، اور ان دونوں کو اس طرح بیان کر دیا ہو کہ نزاع کا احتمال نہ رہے۔“

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 108، مکتبۃ المدینہ کراچی)

جو چیز ثمن بن سکتی ہے وہ اجرت بھی بن سکتی ہے چنانچہ در مختار میں ہے: ”(کل ما صلح ثمنا) ای بدلا فی البیع (صلح اجرة) لانها ثمن المنفعة“یعنی: ہر وہ چیز جو ثمن یعنی بیع میں بدل بننے کی صلاحیت

رکھتی ہے وہ اجرت بھی بن سکتی ہے کیونکہ اجرت منفعت کا ثمن ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد9، صفحہ7، دار المعرفۃ بیروت)

مکیلی، موزونی اور عددی متقارب اشیاء بھی اجرت بن سکتی ہیں بشرطیکہ ان کی قدر و صفت معلوم ہو۔

چنانچہ مجمع الانہر میں ہے: ”(وما صلح ثمنا) في البيع (صلح أجرة) في الإجارة لأن الأجرة بثمن المنفعة فيعتبر بثمن المبيع ومراده من الثمن ما كان بدلا عن شيء۔۔۔وفيه إشارة۔۔إلى أنها لو كانت كيليا أو وزنيا أو عدديا متقاربا فالشرط فيه بيان القدر والصفة“یعنی: جو چیز بیع میں ثمن بن سکتی ہے وہ اجارے میں اجرت بھی بن سکتی ہے کیونکہ اجرت منفعت کا ثمن ہوتی ہے تو اس میں مبیع کے ثمن کا اعتبار ہوگا، اور ثمن سے مراد یہ ہے کہ جو کسی چیز کا بدل ہو اور اس میں اشارہ ہے کہ اگر اجرت کسی مکیلی یا موزونی یا عددی متقارب چیز کو بنایا جائے تو اس میں شرط ہے کہ اس چیز کی مقدار اور صفت کو بیان کر دیا جائے۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، جلد2، صفحہ369، دار احیاء التراث العربی، ملتقطا)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”قال: (وما صلح ثمنا صلح اجرة) لانها ثمن ايضا، فالمكيل والموزون والمزروع والمعدود المتقارب يصلح اجرة على الوجه الذي يصلح ثمنا“یعنی: جو چیز ثمن بن سکتی ہے وہ اجرت بھی بن سکتی ہے کیونکہ وہ بھی ثمن ہی ہے۔ تو مکیلی، موزونی، مذروعی، معدودی اور باہم قریب قریب چیزیں اس طور پر اجرت بن سکتی ہیں جس طور پر وہ ثمن بن سکتی ہیں۔

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد2، صفحہ51، دار الکتب العلمیہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی: ”جو چیز بیع کا ثمن ہو سکتی ہے وہ اجرت بھی ہو سکتی ہے۔“ (بہار شریعت، جلد3، صفحہ108، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

04صفر المظفر1447ھ/30جولائی2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com